

سیرت امام اللہ

اس د* فانی کا مر / مکتہ المکرمہ ہے جس کی جا \$ آج نہ صرف ای۔ مسلمان بلکہ د* میں ہر بسنے والے کی ای۔ تنہا ہے کہ میں مکتہ المکرمہ کو اپنی ن* گی میں ای۔ * ضرور رو دیکھ لوں، حالاً E* وی اعتبار سے مکہ ای۔ پہاڑی ہے جہاں نہ سرسبز و شاداب * غات ہیں نہ چشمہ اور نہریں ہیں نہ حکومت کا دارالسلطنت ہے اس کے * وجود ہر آدمی کی ای۔ آرزو ہے ای۔ تنہا ہے کہ مرنے سے پہلے ای۔ * ضرور دیکھ لوں، د* کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہو* ہے کہ عرب وہ % یہ ہے جس کے مغرب میں بحر احمر اور جنوب میں بحر ہند ہے، مشرق میں خلیج فارس اور شمال میں ملک شام ہے۔ میں جس ہستی کے ستودہ صفات کا * کرہ * چاہتا ہوں منا * معلوم ہو* ہے کہ کچھ مختصر سا تعارف اس جگہ کا اس وقت کے حالات اور اخلاق کے اعتبار سے کر دوں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی پیدائش کے وقت عرب کی ملکی اور اخلاقی حا * کا یہ عالم تھا کہ ان کے جنوب پہ سلطنت حبش کا اور مشرقی حصہ پہ سلطنت

فارس کا اور شمالی اقطاع پہ روم کی مشرقی شاخ سلطنت قسطنطنیہ کا قبضہ تھا + روم ملک : عجم خود آزاد تھا۔ لیکن ہر ای۔ سلطنت اس پہ قبضہ کرنے کے لئے سعی تھی + روم ملک کے + رولگوں میں خود مختاری سے خود سری پیدا ہو گئی تھی۔ اپنی بہادری اور شجاء (کا) نہ ان کے دشمن نہیں بلکہ خود ان کے بھائی ہوا کرتے تھے بے کاری اور کابلی نے ان کو جو اور شراب کا عادی بنا دیا تھا * بنی اعتبار سے / چہ ان کی اپنی ای۔ مثال تھی 1 اس فضا # استعمال وہ زیوہ * خود ستائی اور دوسری قوموں کی تحقیر میں کیا کرتے تھے۔ * اپنی اس * بن * فحش اور معشوقوں کی تشہیر میں لگا کر تے تھے۔ ان کا کوئی حاکم نہ تھا جس سے وہ ای۔ الگ تھلک رہنے والی قوم بن گئی تھی اور اس الگ تھلک رہنے نے ان کو داماد بنانے کی، ائی ان کے ذہن میں قائم کر دی تھی اور شرافت کا اعلان کرنے والے * نے فخر سے اپنی بیٹیوں کو نہ دگر کر کے لگے۔ جہا * کی بنا پہ \$ پستی ان میں رائج ہوگی، اور آگے * دھکراں \$ پستی نے ان کو تو ہم پہ * بنا دیا، کائنات کی ہر چیز شجر و حجر شمس و قمر و بحر و سام * سام حیوات کو اپنا * معبود بنا * شروع کیا، * کو بھول جانے کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ذات کو بھی بھول گئے اپنی قدر و قیمت ان کے دل و دماغ سے محو ہوتی گی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے بے خبر ہو کر قتل و غارت / ای لوٹ کھسوٹ رہزنی، جس بے جا، مداخلت بے جا، ان کی

ن* گی کا عام شیواہ بن * تھا، اپنے کو بہادر دوسروں کو * دل کہنا خود کو * بن دراز اور دوسروں کو گونگے کہا کرتے تھے۔ عرب کے مختلف اطراف میں مختلف حکومتوں اور سلطنتوں کے تعلق کی وجہ سے تمام ملک میں مختلف مذاہب اور بھی *ئے جاتے تھے۔ 1 ان لوگوں نے اپنے مذہب پہ عمل کرنے کے بجائے مذہب کو بگاڑ دیا۔ * اموی عیسیٰ شعیب صاحب علیہم السلام کو ان کو دیکھنے کا موقع ملتا تو وہ ہر / نہ پہچان h کہ یہ ہمارے ہی اصول پہ چلنے والے لوگ ہیں۔ عام عیسائی حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ ما * ہیں، 1 عرب کے عیسائی حضرت مریم کو * کی جو روم اور فرشتوں کو * کی بیٹیاں بھی کہا کرتے تھے، اور \$ پہ * لائت و عزیزی کو * اکامو * بتا * کرتے تھے یہودی حضرت عزیزی کو تورت از * دیونے کی وجہ سے ابن اللہ کہا کرتے تھے 1 عرب کے یہودی اپنی قوم کے تمام مردوزن کو * کے W بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ عرب کے آتش پہ * اپنی حقیقی والدہ کے علاوہ اپنے * پ کی د تمام جو روں کو اپنی ل* میں بنالیا کرتے تھے اقوام عرب میں اکثر ان لوگوں کی تعداد ان کی تھی جو پہ ہنے لکھنے سے بے خبر، علوم سے بے بہرہ، فنون سے عاری، تمدن سے

* واقف، مصالحت اور معافی سے * آشنا تھے۔ عرب کے + رطد اور دہریہ بھی * دتھے جو موت و حیات کو اتفاقی موسوم کیا کرتے تھے اور ہر انقلاب کو دور زمانہ سے منسوب کیا کرتے تھے، * کی ہستی کا اقرار % اوسر کا تصور، نیک + افعال پہ نیک + نچ مرت * ہو * ان کے * دیہ۔ قابل تسخر تھا، ایسا معلوم ہو* ہے کہ عرب ان تمام * انیوں اور مذاہب * طلہ اور ان شیطانی تخیلات کا مجموعہ تھا۔ ا / ہم عرب کے کرہ ارض کے نقشہ پہ دیکھیں تو اس کے محل وقوع سے یہی معلوم ہو* ہے کہ * انے اسے ایشیا یورپ اور افر * کے * اعظموں کے وسط میں جگہ دی ہے اور وہ ہر دو جا * سے خشکی و تر کی راستوں سے دونوں کو ایہ۔ کر رہا ہے اس لئے ایسی جگہ پہ تمام جہا * کا پہونچ * اور * کے * کا بگڑ جا * بخوبی ذہین نشین ہو* ہے۔ اور اسی طرح یہ بھی سمجھ میں آ* ہے کہ ا / تمام د* کی ہدایہ \$ کے واسطے ایہ۔ واحد مر / قائم کرنے کے لئے ہم جگہ کا انتخاب کرتے ہیں تو عرب ہی اس کے لئے موزوں ہے، خصوصاً اس زمانہ پہ * کرتے ہوئے ہم یہ کہہ h ہیں کہ # افر * یورپ اور ایشیا کی تین * سلطنتوں کا تعلق عرب سے تھا تو عرب کی آواز کا ان * اعظموں میں جلدی پہونچ جانے کے ذرائع بھی بخوبی موجود تھے۔ کرہ ارض پہ * دد * کو دیکھا جائے تو جنوب میں * دہ سے * دہ (۴۰) درجہ عرض بلد اور شمال میں * دہ سے * دہ (۸۰) درجے

درجے * دی ہے دونوں کا مجموعہ (۱۲۰) درجہ اور نصف (۶۰) ہو* ہے۔ # ساٹھ ۶۰ درجہ کو اس ۸۰ درجہ شمال سے تفریق کیا جائے * بیس ۲۰ رہ جاتے ہیں اور # ساٹھ ۶۰ میں سے چالیس ۴۰ درجہ جنوب کو تفریق کریں * بھی بیس درجہ شمال رہ جا* ہے اور مکہ معظمہ ۲۱/۱۲ درجہ پہ * دہے اس لئے کل ارض میں یہ وسط ہونے کا درجہ ۲ ہے۔ لغات کی کتابوں میں کہہ کا * م * ف زمین ہے اور * ف یہ۔ * میں نہیں بلکہ قریہ \$ درمیان ہے۔ اس کو اس طرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ ملک عرب ۱۵ سے ۳۵ درجہ ہائے عرض بلد (شمالی) پہ واقع ہے اور انہی خطوط کے + رونی کی تمام مشہور نسلیں اس طرح مقیم ہیں کہ مشرق میں آریہ و منگول اور 1 ب میں حبشی و ہاما \$، اور + * یہ ہیں اور # کل قوموں میں تبلیغ کا پہو * مد * ہو تو عرب ہی اس کا مر / قرار دیا جاسکتا ہے۔ پس قرآن * ک کی اس آ \$ (ہم نے تم کو درمیانی امت بنا دیا * کہ قوموں کے سامنے تم * کی شہادت ادا کرو۔ سورہ بقرہ آ * \$ نمبر ۱۴۳) کے جہاں اور مطا * نکل h ہیں وہاں اس کا ایہ۔ مطلب یہ بھی نکل سکتا ہے کہ د* وی اعتبار سے بھی آپ وسط میں ہو* کہ دین پورے عالم میں

پس اس تمام سے یہ *ت معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو اسی لئے عرب میں پیدا کیا * کہ وہ بتدریج اقوام عالم میں ہدایہ کا یہ پیغام پہنچا سکے۔

حضرت نبی کریم ﷺ کا © تین حصوں پر تقسیم کیا جا * ہے۔ ای۔ حصہ جس پر اصحاب سیر کا اتفاق ہے، دوسرے دو میں اختلاف * جا * ہے قار N کی معلومات کے لئے میں تینوں کو تحریر کر * ہوں پہلا حصہ..... محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غا۔ بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن ۱۰% یمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن زار بن سعد بن عد * ن..... یہاں۔ تمام اصحاب سیر کا اتفاق ہے،،،،، یہاں سے دوسرا حصہ عد * ن بن اود بن ہیمس بن سلامان بن عوض بن یوز بن قمول بن اُبی بن عوام بن * شدہ ۱۰% بن بلداس بن * لاف بن طابخ بن جاحم بن * حش بن مانی بن عیض بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سہر بن یثربی بن سحر بن یثرب بن اریوی بن عیض بن ذیشان بن عیصر بن افتاد بن ایہام بن مقصر بن * # بن زارح بن سہی بن مزی بن عوضہ بن عرام بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم۔۔۔۔۔ یہاں پر دوسرا حصہ مکمل ہوا..... اب تیسرا حصہ..... ۱۔ اہیم بن * رح بن * حور بن ساروغ بن راعوب بن فالخ بن عار بن شالخ بن ارفشد بن سام بن نوح بن لاکم بن متوخل بن اخنوع انہی کے * رے میں ہے کہ حضرت ادریس کا یہ * م ہے بن بد بن ہلیل بن قینان بن آنوشہ بن شانی بن آدم علیہ السلام۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے۔ امجد میں ای۔ ہاشم بن عبد مناف ہیں جن کی نسبت آپ کا * خا ان ہاشمی * م سے معروف ہے۔ ہاشم کی اولاد حجاج کرام کے لئے * پنی اور د V چیزوں کا انتظام کیا کرتی تھی اس لئے ان کا * م سقاییہ بھی ہے وہ روٹیاں توڑ کر شورے میں ڈال کر کرتے تھے اس لئے ان کا * م ہاشمی * H ان کا اصل * م عمر و تھا عمرو تجارت کی غرض سے ملک شام جا رہے تھے راستے میں مدینہ پہنچے * تھا وہاں پر رکے اور قبیلہ بنی ندر کی ای۔ خاتون سلیمی * می سے شادی کر لی۔ کچھ دن وہیں ٹھہرے اس کے بعد اپنی بیوی سلیمی کو حاکم میں چھوڑ کر آگے ملک شام چلے گئے اور فلسطین میں جا کر غزہ شہر میں انتقال کر گئے۔ ادھر سلیمی کے لطن سے ای۔ بچہ پیدا ہوا، پیدا ۱۰ اس بچے کے سر کے اگلے * سل سفید تھے اس لئے ان کی ماں نے ان کا * م شہر رکھا آگے چل کر یہی عبد المطلب ہوئے یہ سن 497ء کی * ت ہے عرصہ دراز۔ ہاشم * خا ان کے کسی فرد کو ان کا کوئی علم نہ ہوا، ہاشم کے کل چار W اور * پنچ بیٹیاں تھیں جن کے * م یہ ہیں۔ اسد، ابوصفی، فضلہ، عبد المطلب، شفاء، خالدہ، ضعیفہ، رقیہ، جنت۔

عبد المطلب جو کہ رسول ﷺ کے دادا کہلاتے ہیں M. اللہ کے تعلق سے ان کے ساتھ دو اہم واقعات پیش آئے، ای۔ چاہیے زم زم دوسرا واقعہ فیل چاہے زم زم کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ عبد المطلب نے خواب دیکھا کہ انہیں زم زم کے کھودنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور خواب ہی میں ان کو اس کی جگہ بھی بتادی گی چنانچہ بیدار ہونے کے بعد انہوں نے اس کی کھدائی کا کام شروع کیا اور رفتہ رفتہ وہ چیزیں برآمد ہونی شروع ہو N جو بنو جہم نے مکہ چھوڑتے وقت چاہے زم زم میں دفن کیں تھیں، یعنی تلواریں زہریں اور سونے کے دونوں ہرن، # زم زم نمودار ہو * شروع ہوا تو قریش نے عبد المطلب سے جگہ شروع کیا کہ ہمیں بھی کھدائی میں شری۔ کیا جائے 1 عبد المطلب نہ مانے جگہ اطول پکڑ * H یہاں۔ کہ یہ مسئلہ بنو سعد کی ای۔ کاہنہ عورت کے * س لے جانے کا فیصلہ ہوا 1 راستہ ہی میں قریش نے کچھ ایسی علامات دیکھیں جس سے انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور کام عبد المطلب ہی کو کرنے پر تیار ہوئے اور راستہ ہی سے واپس لوٹ آئے اسی موقع پر عبد المطلب نے یہ منت مانی کہ ا / اللہ نے مجھے دس W دے اور * ہ بھی رہے تو ان میں سے ای۔ کو اللہ کے * م پر * بن کروں گا۔ عبد المطلب نے کھدائی کے دوران نکلی ہوئی چیزیں خانہ کعبہ میں لگا دیں تلواروں سے کعبہ محترم کا دروازہ ڈھالا اور سونے کے دونوں ہرن بھی دروازے ہی میں فٹ کئے۔ دوسرا واقعہ واقعہ فیل کا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ا۔ ہہ جو کبے شعی * دشاہ کی طرف سے یمن کا گورنر تھا اس نے دیکھا کہ لوگ مکہ میں خانہ کعبہ کا طواف کرنے جاتے ہیں اور اسی کالج بھی کرتے ہیں چنانچہ اس نے صنعاء میں ای۔ بہت بڑا کلیسا تعمیر کیا اور چاہا کہ لوگ بجائے عرب کے ادھر کا رخ کریں۔ # اس کی خبر بنو کنانہ کے ای۔ آدمی کو ہوئی تو اس نے رات کو جا کر اس کے قبلہ پر * خانہ کر دیا، # اس کی اطلاع ا۔ ہہ کو ہوئی تو سخت ہہم ہوا اور ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر کعبۃ اللہ کو ڈھانے کے لئے چل پڑا اس لشکر کے * رکل نو * تیرہ ہاتھی تھے خود ا۔ ہہ بھی ای۔ ہاتھی ہی پر سوار تھا۔ # یہ لشکر مکہ سے کچھ * ہرمنی اور مزدلفہ کے درمیان وادی محسر میں پہنچا تو اس کا ہاتھی بیٹھا H. # اس کا رخ کعبہ کے علاوہ کی طرف کیا جا * تو وہ دوڑنے لگتا 1 # کعبہ کی طرف کیا جا * تو وہ بیٹھ جا * اسی دوران اللہ نے * یوں کا ای۔ جھنڈ بھیجا جس نے لشکر پر ٹھیکرے دار پتھر، سائے وہ پتھر جس پر * اس کو وہیں بھس کر دیتا ۱۰% یں * بیل اور قمری جیسی تھیں ۱۰% کے * س تین تین کنکر * تھیں ای۔ چونچ میں اور دو دو پنچوں میں لشکر میں ایسی بھگڑ مچی کہ لوگ ای۔

دوسرے کور + تے ہوئے / تے گئے، اور ا۔ ہہ پا۔ ایسی آفت پڑی کہ اس کی انگلیوں کے پور جھڑ گئے اور صنعا بچنے پہنچتے چوزے جیسا ہا۔ سینہ پھٹ
H دل ہر نکل * اور مر H مکہ کے * شندے ا۔ ہہ کے خوف سے مکہ چھوڑ کر * ہر نکل گئے تھے 1۔ # ا۔ ہہ کی ہلا ۔ کی خبر سنی تو واپس لوٹ آئے۔ بیشتر اہل
سیر نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ حضور ﷺ کی پیدائش سے پچاس * پچپن دن پہلے ماہ محرم میں پیش * ۱۵۷۵ء فروری کے ۵ * مارچ کے اوائل میں، یہ واقعہ
آنا فانا حبشہ روم اور اس وقت کی متمدن د * کے بیشتر علاقوں میں پہنچ گئی اہل فارس نے نہا۔ \$ تیزی کے ساتھ یمن پہ قبضہ کر * شروع کر دی۔ نیز اس واقعہ نے
لوگوں کی نگاہیں M۔ اللہ کی طرف کردی انہیں M۔ اللہ کے شرف و عظمت کا کھلم کھلا ثبوت H تھا اور یہ * بت لوگوں کے دلوں میں اس طرح بیٹھ گئی کہ اس گھر
کو اللہ نے تقدیس کے لئے منتخب کیا۔ لہذا یہاں کی * دی سے کسی K۔ ان کا دعویٰ t کے ساتھ اٹھنا اس واقعے کے تقاضے کے عین مطابق ہوگا اور اس
۰۔ ائی حکمت کی تفسیر ہوگا۔ عبدالمطلب کے دس W تھے جن کے * م یہ ہیں حارث، زبیر، ابوطا، عبد اللہ، حمزہ، ابو

لہب، غیداق، مقوم، صفار، عباس۔ عبدالمطلب کی چھ بیٹیاں تھیں۔ ام الحکیم، ہ، عاتکہ، صفیہ، اروی، اُمیمہ۔ عبدالمطلب کی اولاد میں & سے زی * وہ
خوبصورت * کدرا من عبد اللہ تھے اور @ اللہ کہلائے زم زم کی کھدائی کے وقت عبدالمطلب نے منت مانی تھی کہ ا / دس W ہوئے تو ای۔ کوراہ ۰۔ امیں
قر * بن کردوں گا چنانچہ۔ # قر * بنی کا وقت H تو قرعہ عبد اللہ کے * م نکلا عبدالمطلب نے عبد اللہ کا ہاتھ پکڑا اور ہاتھ میں چھری لیکر خانہ کعبہ کی طرف چل
دئے لیکن قریش اور خصوصاً عبد اللہ کے نہال آڑے آگئے عبدالمطلب نے کہا۔ \$ میں اپنی + رو کیسے پورا کروں۔ لوگوں نے مشورہ دی کہ ای۔ عرفہ عورت
کے * پس جاتے ہیں وہ جو فیصلہ بتاتی ہے وہ کیا جائے چنانچہ اس نے بتایا کہ عبد اللہ اور دس اقاؤں کے قرعہ + ازی کیجئے / قرعہ عبد اللہ کے * م

۰۔ تو مز + دس اقاؤں کو بڑھا دینا اور ایسا ہی کرتے رہنا یہاں۔ کہ قرعہ اقاؤں کے * م نکل آئے پس عبدالمطلب واپس آئے اور قرعہ + ازی شروع کی
دس دس کا اضافہ ہو * رہا یہاں۔ کہ اقاؤں کی تعداد سو ہوگئی، عبدالمطلب نے ان سو اقاؤں کو ذبح کیا اور ہر K۔ ان اور جانور کو مکمل اجازت تھی جو چاہے جتنا
کھائے، اس سے پہلے اہل عرب ای۔ آدمی کی خون بہادی \$ دس او \$ دی * کرتے تھے 1۔ آج سے ای۔ آدمی کی خون بہادی \$ سوا \$ ہوگی، اور اسلام نے
اس مقدار کو * بتی رکھا حضرت نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں دو ذبیحوں کی اولاد ہوں ای۔ حضرت اسماعیل @ اللہ اور دوسرے آپ کے والد محترم
عبد اللہ۔ عبد اللہ کی شادی زہرہ بن کلاب کی بیٹی آمنہ سے ہوئی جو کہ © اور رتبہ کے لحاظ سے قریش کی افضل، بن خاتون شمار ہوتی تھی کچھ دنوں بعد عبد اللہ کو
ان کے والد محترم نے کھجور لانے کے لئے مدینہ بھیجا اور وہ وہیں انتقال کر گئے اس وقت ان کی عمر پچیس سال کی تھی۔ # آمنہ مکہ میں ان کے انتقال کی خبر ملی
تو درد انگیز مرثیہ کہا جس کا ترجمہ یہ ہے ”بطحا کی آغوش ہاشم کے صا ا دے سے خالی ہوگی، وہ * ۰ % و ش کے درمیان ای۔ لحد میں آسودہ خواب ہا۔

اسے موت نے ای۔ پکار لگائی اور اس نے لیک کہہ دی * اب موت نے لوگوں میں ابن ہشام جیسا کوئی K۔ ان نہیں چھوڑا کتنی حسرت * ک تھی وہ شام۔ # لوگ
انہیں تخت پہ اٹھائے لے جا رہے تھے ا / موت اور موت کے حوادث نے ان کا وجود ختم کر دی * ہے تو ان کے کردار کے دش نہیں مٹائے جا h وہ بڑے د *
اور رحم دل تھے، عبد اللہ کا کل، کہ یہ تھا * نچ او \$، بکریوں کا ای۔ ریوڑ ای۔ حبشی لٹ، جن * م۔ ۰ اور کنیت ام ایمن تھا۔ آپ کی ولادت * سعادت
سے کتنا پہلے آپ کے والد محترم د * سے چل بسے اس میں اہل سیر کا اختلاف ہے 1۔ اتی * تے طے ہے کہ آپ کی ولادت سے پہلے ہی آپ کے والد محترم د *
کو الودع کہہ چکے تھے۔ پھر آپ کی ولادت * سعادت پہ بھی اختلاف ہے بعض کا کہنا ہے کہ ۹ ربیع الاول بعض کا کہنا ۸ ربیع الاول اور مشہور ہے ۱۲ ربیع الاول
1۔ اہل سیر کے؛ دی۔ ۹ ربیع الاول والاقول زی * وہ معتبر ہے ۹ ربیع الاول یوم دوشنبہ ۱۲۲۰ھ مطابق یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی صبح صادق کے وقت آپ ﷺ
اس د * میں تشریف لائے۔ آپ کے دادا عبدالمطلب نے۔ # یہ خبر سنی تو فوراً گھر آئے آپ ﷺ کو خانہ کعبہ لے گئے دعا مانگی واپس آئے ساتویں دن عقیقہ

کیا اہل قریش کو دعوت کھلائی، دعوت کھا کر لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے اپنے پوتے کا کیا * م رکھا تو عبدالمطلب نے بتایا کہ محمد۔ لوگوں نے تعجب سے پوچھا
کہ آپ نے اپنے خا + ان کے مروجہ * موں سے ہٹ کر یہ * م کیوں تجویز کیا تو انہوں نے جواب دی * کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا یہ پو * د * بھر کی تعریف اور
۰۔ انش کا * شناع کا مستحق کہ * # کہ آٹھ دنوں کے بعد ان کے والدین کے سہارے کہہ کر اچھے آئے

کے مقام پر* ہر بھیج دیکرتے تھے اسی دستور کے مطابق آنحضرت ﷺ کو بھی حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کردیا* H جو حضرت نبی کریم ﷺ کو ہر چھ ماہ بعد 5 قات کے لئے مکہ لے آتی تھی، دو سال کے بعد۔ # آپ نے دودھ پیچھوڑ دیا تو حلیمہ سعدیہ آپ کو مکہ واپس لے آئی آپ کی والدہ محترمہ اس خیال سے کہ آپ کو* ہر کی آب و ہوا کافی موافق آرہی ہے کچھ دنوں کے لئے پھر واپس بھیج دیا* اسی درمیان۔ # کہ آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر میں پرورش* رہے تھے شق صدر کا پہلا واقعہ پیش آیا اور ساری نگی میں آپ کا سینہ مبارک چار مرتبہ چاک کیا H ہے آج پہلے مرتبہ ہو رہا ہے مسلم شریف کی روائے \$ ہے کہ آپ ﷺ بچوں کیساتھ تھے حضرت جبر L آئے آپ کو لایا دل مبارک نکالا زم زم سے دھو کر پھر + رکھ دیا۔ اس واقعہ کو حلیمہ سعدیہ شہداء سمجھ نہ سکیں اور گھبرا کر حضرت نبی کریم ﷺ کو واپس ان کی والدہ کے* پس پہونہ دیا۔ آپ کی عمر مبارک چھٹے سال میں قدم رکھ چکی تھی کہ آپ کی والدہ نے مدینہ کے لئے ر: # سفر* ہلایا * کہ آپ کے مرحوم والد کی قبر پر بھی جائے اور اپنے میکے سے بھی ہوائے چنانچہ آپ اپنے یتیم بچے محمد ﷺ اپنی خادمہ ام ایمن اور اپنے سرپرست عبد المطلب کی معیت میں مکہ سے مدینہ کا سفر کیا قریہ \$ دو ماہ قیام کرنے کے بعد واپس مکہ کی طرف چل دیں ابتدائے سفر میں ہی مرض موت نے پکڑ لیا اور مقام ابواء میں پہنچ کر اس در یتیم کو راستے میں داغ مفارقت دے کر رخصت ہو گئیں، مقام ابواء مکہ اور مدینہ کے درمیان ای۔ جگہ ہے یہاں سے مکہ آپ ﷺ ام ایمن کیساتھ آئے جاری

مفتی محمد عنایہ \$ اللہ القاسمی امام و خطیب مر / ی جامع مسجد* لالہ کھٹیکاں جموں